رئیس خان

تانیں کٹیلی صاف و رئیس و غنی امیر
نکلیں ستار پر ترے ہاتھوں سے مثلِ تیر
نوّاب تُو ، رئیس تُو ، حدِّ کمال تو
تو صاحبِ ستار ، دُر افشاں جمال تُو
تونے بجایا ساز نہیں جسکا اب جواب
کیا سُر بہار اور کیا چنگ اور کیا رباب
فطرت نے انگلیوں میں اُتارا گلے کا رَس
تانوں میں تیز دھار،تو لوہے میں تیرے جَس
موتی برس گئے ترے ، مرمر کے فرش پر
شہرہ زمین پر ہے تو کہرام عرش پر
کیسا تلک کمود تھا کیسا یمن کا رنگ
سنکر وہ جھک گئے جو چلے تھے بروئے جنگ
مانا تجھے زمانے نے ہندوستان میں
شہرہ تری بہار کا ہے گلسِتان میں
افسوس پر نہ قدر ہوئی جو ترا تھا حق
ناقدر ناشناس نہیں سیکھتے سبق
وہ ارضِ سندھ جسکے سنگھاسن پہ تو سجا
بے مثل وہ ستار جو محفل میں پھر بجا

اس سازِ نقرئی کی کوئی قدر اب کہاں
بے سُر ہیں سب بزرگ تو بے تال ہیں جواں
وہ بے خبر زمین جہاں بے خبر ہیں لوگ
کیا پڑھیے اسکا نوحہ تو کیا کیجے اسکا سوگ
دھرتی وہ جس پہ کوئی نہیں آج قوم ساز
سمجھا نہیں کسی نے جہاں مملکت کا راز
نغمہ جہاں گناہ ، جہاں ساز ہے حرام
پستے جہاں ہیں جہلِ شریعت میں اب عوام
وہ ملک کیا سجائے گا محفل ستار کی
صدہا جہاں جلی ہیں ہوائیں بہار کی

ع ز-وارِدؔ

11 June 2011